

کر کرے کوں نے قتل کیا!

ایس ایم مشرف، ہندوستان کی پولیس سروس کار بیانرڈ افسر ہے۔ مہاراشٹرا پولیس کا آئی جی رہا۔ تیس سال سے زیادہ ہندوستان کے انتظامی معاملات کو انتہائی نزدیک سے دیکھنے کے بعد مشرف نے ایک کتاب لکھی ہے۔ انگریزی میں لکھی گئی اس کتاب کا نام ہے "Who kiled Karkare" یعنی کر کرے کوں نے قتل کیا۔ اکثر لوگوں کو کر کرے کا نام یاد نہیں ہوگا۔ ہمینت کر کرے وہ غیر متعصب پولیس افسر تھا۔ جس نے اپنی تحقیقات میں ثابت کر دیا تھا کہ دہشت گردی کے اکثریت معاملات کا مسلمانوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ مگر انڈیا کے خفیہ ادارے مسلمانوں کو اس میں ہر قیمت پر ملوث کرتے ہیں۔ اس میں "انٹلی جنپس بیورو" کا روں بہت بھی انک ہے۔ بات یہاں تک نہیں رکتی۔ کر کرے نے اپنی تحقیقات میں یہ بھی ثابت کر دیا کہ اکثر بم دھماکوں اور دہشت گردی کے واقعات کے پیچھے ہندو تنظیموں ملوث ہیں۔ کر کرے کے ان بے لائق جائزوں کا جواب بہت سادہ ساتھا۔ اس پولیس افسر کو قتل کر دیا گیا۔ دیکھا جائے تو کر کرے جیسے پولیس افسر پورے بر صیر میں بہت کم ہے۔ جو تعصب سے بالاتر ہو کر سوچنے کی اہمیت رکھتے ہیں۔

ایس ایم مشرف نے بنیادی نکتہ یہ اٹھایا ہے کہ انڈیا میں برہمن راج کی مکمل تیاری کی جا چکی ہے۔ برہمن ذات کا ایک خاص حصہ انتہائی طاقتور طریقے سے پورے بر صیر کو اپنے زیر تسلط کرنا چاہتا ہے۔ ہندوستان کی حد تک وہ مکمل طور پر کامیاب ہو چکا ہے۔ ملک کے تمام انتظامی اور اہم معاملات اس خاص ہندو برہمن ذہنیت رکھنے والے لوگوں کے پاس جا چکے ہیں۔ یہی اقلیت پاکستان اور ہندوستان کے باہمی تعلقات کو کسی صورت بھی بہتر نہیں ہونے دیتی۔ پاکستان کا "ہوا" کھڑا کر کے پورے ملک کو یغمال بنا چکی ہے۔ ہندوستان میں اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کو مکمل طور پر مجرم بنا کر پیش کر دیا گیا ہے۔ معاملات کی غیر جانبدار تحقیق کو ناممکن بنا کر کر کھ دیا گیا ہے۔ پولیس اور میڈیا بھی اسی برہمن اقلیت کے پاس ہے اور یہ ہر وقت پاکستان کو ایک "لن" بنا کر پیش کرنے میں مصروف ہے۔ عام آدمی اس پروپیگنڈا پر یقین کر چکا ہے۔ بد قسمتی یہ بھی ہے کہ پورے ہندوستان میں اس برہمن سوچ کے عکس کوئی بات کرنے کی جرأت نہیں رکھتا۔ اگر کوئی سچ بولنے کی کوشش کر یگا تو اسے "کر کرے" کی طرح راستے سے ہمیشہ کیلئے ہٹا دیا جاتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ کتاب ہندوستان میں چھپ کیسے گئی۔ اسے بننے کی اجازت کیسے ملی۔ کیونکہ یہ ایک مکمل طور پر غیر متعصب تحریک ہے جس سے اس ملک کا وہ بھی انک چھرہ سامنے آ جاتا ہے جو سیکولر ازم یا میڈیا کی چکا چوند میں چھپایا جا چکا ہے۔ اس کتاب کے بے لائق تحریکیے کی اہمیت اسلیے بھی بہت بڑھ جاتی ہے کیونکہ ان دونوں پاکستان نے کلبھوشن یا دیوک گرفتار کر رکھا ہے۔ کلبھوش انڈین نیوی کا افسر ہے یا نہیں اسکی کوئی اہمیت نہیں۔ لیکن کلبھوشن "برہمن راج" کو قائم کرنے کا ایک سکھ بند حصہ ہے۔ یہی وہ اصل نکتہ ہے جس پر ہندوستان کا طاقتور ترین چھپا ہوا طبقہ آگ بگولہ ہو رہا ہے۔ یہ بات سمجھ آتی ہے کہ کیا وجہ ہے کہ کلبھوشن کو "ہندوستان کا بیٹا" گردانا گیا ہے۔ اس کتاب میں 2006 میں ہونے والے بمبئی ٹرین دھماکوں سے لیکر 2007 کے سمجھوتا ایکسپریس کے قتل عام کا بے لائق جائزہ لیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ میلگاؤں بم دھماکے، احمد آباد دھماکے، حیدر آباد دکن میں مکہ مسجد میں قتل عام، درگاہ اجیم شریف کی

بے حرمتی اور بے پور میں دھماکوں کو بھی تحقیقی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ سب سے اہم حصہ وہ ہے جس میں بمبئی حملوں پر غیر متعصباً تفتیش کی گئی ہے۔

بمبئی دھماکوں میں اجمل قصاص کا نام بھرپور طریقے سے لیا جاتا رہا ہے۔ کر کرے کی تفتیش میں یہ پتہ چلا کہ اجمل قصاص کو اس سانحہ سے کافی عرصہ پہلے نیپال سے گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کا ثبوت نیپالی عدالت میں وہ رٹ پیش ہے جس میں دھماکوں سے بہت عرصہ پہلے اجمل قصاص کی بازیابی کی درخواست کی گئی تھی۔ اجمل قصاص کو ہندوستان کی آئی بی نے نیپال سے گرفتار کیا اور اسکے بعد کا ڈرامہ سب فریقین کو معلوم ہے۔ مشرف یہاں تک لکھتا ہے کہ جس ریلوے ٹیشن پر دہشت گردوں کے اترنے کا بتایا گیا تھا، اس پرسولہ کیمرے لگے ہوئے تھے۔ ان کیسروں نے بھرپور طریقے سے پورے مناظر کو قلم بند کر لیا تھا۔ مگر واقعہ کے کچھ عرصے بعد ہی کیسروں کے تمام ریکارڈ کو تبدیل کر دیا گیا۔ اس میں اجمل قصاص کی وہ تصاویر ڈالی گئیں جو آئی بی نے کسی اور مقام پر کھینچی تھیں۔ مگر ظاہریہ کیا گیا کہ اجمل اس ریلوے ٹیشن پر موجود تھا۔ مشرف نے کر کرے کے حوالے سے یہ بھی لکھا، کہ کر کرے کو دوران تفتیش پتہ چل چکا تھا کہ تمام کیسروں کا ریکارڈ تبدیل کیا گیا ہے۔ سوال یہ بھی تھا کہ کس نے یہ کام انتہائی مہارت سے سرانجام دیا۔ امریکہ کی ایف۔ بی۔ اے کے نمائندے سانحہ کے بعد فوراً بمبئی پہنچ گئے تھے۔ تمام تفتیش امریکی ادارے نے کی۔ اسکو ہندوستانی پولیس کے حوالے کر دیا۔ مطلب یہ کہ ملک کی پولیس نے قطعاً تفتیش نہیں کی۔ بلکہ ایف۔ بی۔ آئی کے کام کو اپنا کام بتا کر عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ مقامی قانون کسی غیر ملکی ادارے کو تحقیقات کی اجازت نہیں دیتا۔ کر کرے نے ثابت کیا کہ ایف۔ بی۔ آئی کا تمام کام خلاف قانون تھا اور اسکی تصدیق بھی کہیں نہیں ہونے دی گئی۔ کر کرے اس پر بھی حیرت کا اظہار کرتا ہے کہ اگر تمام دہشت گرد پاکستانی تھے تو وہ مہار شtra کی زبان میں گفتگو کیسے کر رہے تھے۔ جو بھی ڈیٹاریکارڈ کیا گیا، اس میں کوئی بھی شخص اردو یا پنجابی نہیں بول رہا تھا۔ بلکہ وہ مقامی زبان میں گفتگو کر رہے تھے۔ ایک اور حیرت انگیز بات بھی سامنے آئی کہ بمبئی دھماکوں اور قتل عام میں تین سو سے زائد ٹیلی فون رابطے ریکارڈ کیے گئے۔ یہ رابطے دہشت گرد مختلف لوگوں سے مسلسل کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک بھی کال پاکستان نہیں کی گئی۔ پاکستان سے رابطے کا تمام ریکارڈ بعد میں جعلی طور پر ترتیب دیا گیا۔ سانحات اور حادثات سے آگے نکلیے۔ کتاب میں بارہا لکھا گیا ہے کہ ہندو دہشت گرد تنظیمیں مکمل طور پر خفیہ اداروں پر قبضہ کر چکی ہیں۔ آئی بی کا خود ساختہ کمال ہے کہ دہشت گردی کے ہرواقعے کے بعد ایک مخصوص ذہن سے تحقیق کر کے مسلمانوں کو ملوث کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ سینکڑوں جوان مسلمانوں کو بلا وجہ گرفتار کیا جاتا ہے۔ انہیں تشدیک انشانہ بنایا جاتا ہے۔ ان پر دہشت گردی کے جھوٹے مقدمات قائم کیے جاتے ہیں۔ مشرف اور کر کرے کے بقول ہندوستان کے خفیہ اداروں میں آر۔ ایس۔ ایس مکمل طور پر قابض ہو چکی ہے۔ عجیب امریہ بھی ہے کہ جہاں بھی دہشت گردی کا کوئی واقعہ ہوتا ہے آئی بی، مقامی پولیس کو تفتیش کرنے سے روک دیتی ہے۔ ہر چیز اپنے ہاتھ میں لیکر اس واقعہ کو مسلمانوں کی طرف موڑ دیتی ہے۔ یہ بھی درج ہے کہ آر ایس ایس کے انیس مختلف شعبے ہیں۔ اس میں بیج پی سیاسی شعبہ ہے۔ غور کیجئے، کہ مشرف کے بقول بیج پی ایک سیاسی جماعت نہیں بلکہ آر ایس ایس کا صرف ایک شعبہ ہے۔ بجنگ دل، ہندو گجرن مخفی وہ شعبہ جات ہیں جو کسی بھی قسم کی دہشت گردی کر سکتے ہیں۔ دشواہندو پریسند سے لیکر سیوا بھارتی تک تمام شعبے مکمل

طور پر الگ الگ کام کرتے ہیں۔ انکا کنٹرول بی جے پی کے بھارتی وزیر اعظم کے پاس نہیں ہوتا، بلکہ آرائیں ایس کے مرکزی لیڈر کے پاس ہوتا ہے۔ نظریہ آتا ہے کہ ملک کا وزیر اعظم بھی آرائیں ایس کے سامنے زانوئے ادب تھے کہ کے سجدہ ریز ہوتا ہے۔ یہی وہ آرائیں ایس ہے جو اصل معاملات کو ہندو مسلم دشمنی کی طرف لیکر جاتی ہے۔ ہر ملبے اور فساد کے پیچھے انہی لوگوں کا ہاتھ نظر آتا ہے۔

ایس ایم مشرف یہاں تک لکھتا ہے کہ کر کرے کے قتل کے بعد اسکی لاش کو بھی جلا یا تک نہیں گیا تھا، کہ تمام کیس کی تفتیش ایک انہائی متعصب افسر کے۔ پی۔ راگھورنی کے سپرد کردی گئی۔ مقصد صرف یہ تھا کہ کر کرے نے جو حقائق بیان کیے ہیں، انکو جھٹلا کرو ہی بیانیہ سامنے لا یا جائے جو برہمن ذہن اور آرائیں ایس کی سوچ کے مطابق ہو۔ اسی طرح سمجھوتہ ایکسپریس میں مسلمانوں کو زندہ جلا یا گیا۔ اس میں ہر یانہ پولیس نے سارے معاملے کی تحقیق بہت تھوڑے عرصے میں مکمل کر لی۔ وہ اصل ملزموں تک پہنچ گئے۔ مگر پھر ایک دم انہیں تفتیش کرنے سے روک دیا گیا۔ میلی گاؤ کے سانحہ میں جب کریں پروہت کو گرفتار کیا گیا تو معاملہ آئی بی کے ہاتھ سے نکل گیا۔ کریں پروہت نے اپنے بیان میں آرائیں ایس کے دہشت گردوں کے نام لے لیے۔ مگر کمال ہوشیاری سے ان ناموں کی اکثریت کو چالان میں نہیں ڈالا گیا۔ عدالت میں کریں پروہت کے خلاف بھی تمام ثبوت ضائع کر دیے گئے۔

مشرف نے درجنوں واقعات درج کیے ہیں۔ بے لگ تفتیش سے ثابت ہوا کہ ان میں ہندو دہشت گرد تنظیمیں مکمل طور پر ملوث ہیں مگر کسی نہ کسی طرح غیر جانبدار تفتیش کو غیر موثر کر دیا گیا۔ کمال بات یہ ہے کہ ہندوستان کے خفیہ اداروں اور آرائیں ایس کے باہمی گھٹ جوڑ نے باقاعدہ جعلی ثبوت اور ہر ہونے والے واقعے کے ملزمان کے اعتراضی بیانات تک بنارکھے ہیں۔ ان میں پاکستان میں موجود مختلف تنظیموں کا نام براہ راست لیا جاتا ہے۔ مشرف کے نزدیک کسی ایک واقعہ میں بھی ان تنظیموں کے شامل ہونے کا ثبوت نہیں ملا۔ یہ کتاب ایک ہندوستانی ریٹائرڈ پولیس افسر کی ہے۔ کسی پاکستانی نے نہیں لکھی۔ اسکے تمام حقائق مستند ہیں۔ کلبوش کی گرفتاری دراصل ہندو دہشت گرد تنظیموں کے اصل عزم کو بے نقاب کرتی ہے۔ ہندوستان وزیر اعظم آرائیں ایس کے مکمل دباؤ میں ہیں۔ ان سب کو معلوم ہے کہ کلبوش کو پاکستان میں تحریک کاری کیلئے بھیجا گیا تھا۔ مگر وہ آرائیں ایس کے سامنے بے بس ہیں۔ برہمن ذہن کو سمجھنے کیلئے، ایس ایم مشرف کے نایاب کام کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اگر کر کرے کی غیر متعصب تحقیق نہ ہوتی تو تمام حقائق سب کے سامنے نہ آتے۔ کلبوش بھی آرائیں ایس کے نیٹ ورک کا ایک حصہ ہے۔ اسے دہشت گردی کی بھرپور سزا ملنی چاہیے۔ یہی ملکی سلامتی کا اور حب الوطنی کا تقاضہ ہے!